بہرحال آپ کا مذکورہ اداریہ انتہائی غلط رجحانات کا حامل اور بیحد افسوسناک ہے۔ کاش! آپ نے مولانا امین احسن اصلاحی صاحب سے اسکی اشاعت سے پہلے مشورہ کر لیا ہوتا۔ امید ہے کہ اب بھی آپ تلافی سے گریز نہیں کریں گے۔ والسلام

خیر اندیش

ابو ریحان عبد الباقی ———— (چھوٹی گھٹی حیدرآباد)

اس موضوع پر بہیں اور بھی کئی مراسلے ملے ہیں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے ہم مراسلہ نگاروں سے معذرت خواہ ہیں۔ (الحق)

خانقاہ عالیہ موسیٰ زئی اور ایک تصحیح | گزارش ہے کہ بغیر کسی سابقہ تعلق و واقفیت کے چند گزارشات ارسال ہیں، غلطیوں کی تصحیح کے ساتھ ساتھ اگر ہو سکے تو الحق میں جگہ دیکر مشکور ہونے کا موقع بخشیں۔[1]

الحق کا شمارہ رجب ۱۳۸۸ھ میں مولانا نصیر الدین غورغشتی مدظلہ کے حالات پر محترم قاری سعید الرحمان صاحب (راولپنڈی) کا تحریر کردہ سوانحی مضمون میرے سامنے ہے — قاری صاحب نے مولانا موصوف کے استاذ حدیث شریف قاضی قمر الدین مرحوم اور حضرت مولانا حسین علی مغفور کے مرشد اوّل جدّ ابی قبلہ حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی غلط تحریر کیا ہے۔ آپ کا اسم گرامی خواجہ محمد عثمان (المرحوم) تھا۔ لیکن مضمون نگار نے خواجہ محمد عثمان کو خواجہ محمد سلیمان بنا دیا ہے۔ یہ غلطی ایک دو جگہ نہیں بلکہ پانچ مقامات پر کی ہے۔ (اسے کاتب کی غلطی نہیں قرار دیا جا سکتا۔)[2]

نیز قاری صاحب کے الفاظ میں مولانا نصیر الدین غورغشتی کا یہ بیان کہ — "مولانا حسین علی صاحب حضرت قاضی قمر الدین کے مشورہ سے حضرت خواجہ محمد سلیمان (خواجہ محمد عثمان۔ سعد) کے بیعت ہوئے" — خلاف واقعہ اور خلاف حقیقت ہے۔ حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کرنے کی بشارت ہوئی۔[3] مولانا مرحوم کے مختصر حالات زندگی "فوائد عثمانی" میں درج ہے۔ فوائد عثمانی میں مولانا مرحوم کے بیعت ہونے کا واقعہ مع آزاد اردو ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

بعد تحصیل علوم کہ از عمر الشان بست سال	تحصیل علوم کے بعد جبکہ آپ کی عمر بیس
گذشتہ بود کہ شوق جستجوئے و تلاشِ	سال تھی تو ان کو پیر و مرشد کی جستجو
پیری شد۔ استخارہا مشروع کردند	اور تلاش کا شوق ہوا۔ اس مقصد کے
در خواب درویشے دیدند در مکانی احوال	حصول کیلئے استخارے شروع کئے

[1] تحمیل کی جا رہی ہے۔ (الحق) [2] یہ مضمون نگار کی سہو تسامح کا نتیجہ تھا۔ (الحق) [3] مگر دونوں باتوں میں تعارض نہیں (الحق)

درویشاں پرسیدن شروع کردند ونشانِ مقامہائے آں درویشاں آخر یک طالب علم کہ از ایشاں علم حدیث شریف میخواندند نشانِ خانقاہ سون وشکل حضرت قبلہ بیان نمود۔ از شنیدن ایں خبر فرحت اثر روانہ شدند ہماں طور مقام وہماں شکل حضرت قبلہ چنانچہ درخواب اذن شدہ بود دریافتند۔ حضرت قبلہ پرسیدند از کدام جائی، عرض کردند از قصبہ واں بھچراں، فرمودند از حالِ مولوی حسین علی خبر داری بچہ طور اند۔ عرض کردند بخیریت، باز فرمودند تو از خویشانِ او ہستی یا نہ، عرض کردند کہ قبلہ من خود حسین علی ہستم۔ باز بجائی دیگر معزز نشاندند۔ پس یک لحظہ عرض بیعت کردند، فرمودند، دریں طریق کشف وکرامتہا نیست۔ دریں طریق سوختن است۔ چندیں عمر در تکلیف تحصیل علم گذارندی۔ باز چرا سے سوزی۔ عرض کردند کہ قبلہ محض برائے ہمیں آمدہ ام۔ پس آخر الامر حضرت قبلہ ایشاں را بیعت دادہ داخل طریقہ عالیہ فرمودند ولبسیار مورد التفات گردیدند۔

(مجموعہ فوائد عثمانی ص۱۲۱ قدیم ایڈیشن ۱۳۱۶ھ)

خواب میں ایک درویش کی زیارت نصیب ہوئی (بعد ازاں) خواب میں دیکھے ہوئے درویش کے مکان ونشان کا پوچھنا شروع کیا۔ آخر ایک طالب علم نے جو آپ سے درس حدیث شریف لیا کرتا تھا، خانقاہ شریف سون اور حضرت قبلہ کی نشانیاں بتائیں، تو اس خوشخبری سے رخت سفر باندھا اور روانہ ہو گئے۔ جبکہ خانقاہ شریف سون وارد ہوئے تو خواب میں دیکھے ہوئے مکانات اور خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ کو پایا۔ (بعد ازاں) حضرت قبلہ نے آپ سے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو۔ آپ نے جواباً عرض کیا واں بھچراں سے۔ پھر حضرت مرحوم نے استفسار فرمایا کہ مولوی حسین علی کے حالات سے کچھ خبر ہے یا نہیں اور وہ کسطرح رہ رہے ہیں۔ جواباً عرض ہوا کہ وہ خیریت سے ہے پھر حضرت قبلہ نے آپ سے پوچھا کہ کیا تو اُسکا رشتہ دار ہے تو آپ نے عرض کیا حضرت قبلہ! میں خود حسین علی ہوں۔ اس کے بعد حضرت قبلہ نے آپ کو معزز جگہ پر بٹھایا۔ ایک لمحہ گزرنے کے بعد مولانا مرحوم نے بیعت ہونے کی استدعا کی تو حضرت قبلہ نے فرمایا کہ اس طریقہ سے کشف وکرامات نہیں بلکہ جلنا ہے۔ تم نے اتنی عمر تحصیل علم میں گزاری ہے۔ پھر کیوں اپنے آپ کو جلانا چاہتا ہے۔ مولانا نے عرض کیا، یا حضرت!

میں دین کی خاطر آیا ہوں۔ آخرکار آپ کو بیعت فرما کر داخل طریقہ عالیہ فرمایا اور بہت شفقت فرمائی۔
واضح رہے کہ حضرت قبلہ خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کی فرمائش پر خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر خلیفہ مولانا سید اکبر علی شاہ مرحوم نے حضرت خواجہ صاحب کے حالات و کرامات ملفوظات، تعویذات، معمولات اور حالات پر خلفاء پر مشتمل مجموعہ فوائد عثمانی کے نام سے کتاب تصنیف فرمائی۔ شاہ صاحب مرحوم تقریباً بیس سال تک خواجہ مرحوم کے خطوں کے جوابات اور دیگر تحریری کام انجام دیتے رہے ہیں۔ اور خواجہ مرحوم کے اکثر شریک سفر و حضر بھی رہتے تھے۔ اس باب میں ان کا بیان جتنا مستند ہو سکتا ہے کسی اور کا نہیں۔ دیگر یہ کہ وہ مولانا حسین علی مرحوم کے ہمعصر تھے۔
نیز کتاب مذکور کے آخر میں مولانا حسین علی مرحوم نے جو تقریظ نامہ (صداقت نامہ) تحریر فرمایا ہے اس میں بھی "بامر سیدی و مولائی و مرشدی حضرت سیدی محمد سراج الدین ___ الخ" لکھا ہے ___
(دیکھیے ص۱۶۷ مجموعہ فوائد عثمانی قدیم ایڈیشن)
یہاں اس چیز کی وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے خاندانی استاذ چلے آئے ہیں۔ مولانا مرحوم کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت فرمائی۔ مرحوم سے میرے پردادا خواجہ محمد سراج الدین اور دادا قبلہ حافظ محمد ابراہیم (رضوان اللہ علیہما) اور میرے والد محترم قبلہ خواجہ محمد اسمٰعیل سراجی مجددی مسند نشین دربار عالیہ خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف (مدظلہ العالی) نے اکتساب فیض و علم کیا ___
نیز واضح رہے کہ خواجہ محمد سراج الدینؒ کی وفات حسرت آیات کے بعد آپ کے نوجوان عمر فرزند اول قبلہ خواجہ حافظ محمد ابراہیمؒ (جو کہ اس وقت تقریباً بیس سال کی عمر کے پیٹے میں تھے اور اکثر و بیشتر دینی علوم کی تحصیل کر چکے تھے۔) رونق افزاء سجادۂ خانقاہ عالیہ ہوئے۔ حضرت حافظ مرحومؒ کو مسند نشین کرانے اور ان سے پہلے پہل بیعت کرنے والی قبلہ مولانا حسین علی صاحب مرحوم کی ذات بابرکات تھی۔ اور اس کے بعد دیگر موجودہ خلفاء نے بھی مولوی حسین علیؒ کی متابعت میں حضرت حافظ سے بیعت کی ___ زیادہ تکلیف دہی معاف۔ تفصیل کا وقت نہیں اگر وقت نے مساعدت کی تو پھر کسی مجلس میں خانقاہ شریف کے مفصل حالات تحریر کروں گا۔ انشاء اللہ۔ یہ سلسلہ تو ویسے غلطی کی تصحیح میں غیر ارادی طور پر دراز ہو گیا ہے ___ محترم شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت اقدس میں ہدیہ سلام مسنون ہے طالب دعا علم نافع و عمل صالح مقرون باد۔

دعاگو
ابوالفضل محمد سعد درانی خانقاہ شریف
موسیٰ زئی - ضلع ڈیرہ اسماعیل خان